Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

یوم چہار شنبہ

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۰ ۔ ۴ احسان ۱۳۳۱ ہش ۔ ۴ جون ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۳۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ جون ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں

دو سو لائسنس منسوخ

حیدر آباد ۳ جون ۔ حکومت سندھ نے حیدر آباد میں گیہوں کے ۲۰۰ تھوک بیوپاریوں کے لائسنس منسوخ کر دیئے ہیں۔ یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ گیہوں کی قیمتیں گر جائیں۔ اب پرچون بیوپاریوں کو لائسنس دینے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور قریباً ۲۰ بیوپاریوں کو لائسنس مل بھی چکے ہیں۔

مشرقی پاکستان کا اقتصادی جائزہ لینے کا فیصلہ

قیمتوں میں اضافے کی وجوہ معلوم کی جائینگی

کراچی ۳ جون ۔ مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان میں قیمتوں میں زیادتی کے متعلق مفصل تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ تحقیقات اس ماہ کے وسط میں شروع ہو جائے گی۔ حکومت مشرقی بنگال کی درخواست پر اس قسم کی تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہاں کی صوبائی حکومت نے اقتصادی جائزہ لینے پر زور دیتے ہوئے لکھا تھا کہ مشرقی بنگال میں مغربی پاکستان کے مقابلہ میں ضرورت کی چیزیں بہت مہنگی ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے مناسب اقدامات عمل میں آنے چاہئیں۔ چنانچہ وزارت امور اقتصادیات کے دو اعلےٰ افسر عنقریب کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ وہاں گرانی کی وجوہ معلوم کرنے کے علاوہ یہ مشورہ بھی دیں گے۔ کہ قیمتیں کم کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ وہ صوبائی افسروں کے ساتھ مختلف علاقوں کا دورہ کریں گے اور عام اقتصادی حالت کا اندازہ لگانے کے ساتھ ساتھ سپلائی کے ذرائع معلوم کر کے عام مارکیٹ پر ان کے اثرات کا بھی مطالعہ کریں گے۔

فلاح و بہبود کے بارہ نئے مرکز قائم کرنیکا فیصلہ

لاہور ۳ جون ۔ پنجاب کے محکمہ تعلیم نے خدمت خلق کی سکیم کے تحت مختلف اضلاع میں فلاح و بہبود کے بارہ نئے مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے ۷ مرکز مردوں کے لئے اور پانچ خواتین کے لئے ہوں گے۔ اس میں ناخواندگی دور کرنے کے علاوہ لوگوں کو معیار زندگی بلند کرنے اور اچھا شہری بننے کی تربیت دی جائے گی۔ یہ مراکز لاہور گوجرانوالہ ملتان منٹگمری اور جھنگ کے اضلاع میں کھولے جائیں گے۔ ان کے لئے آجکل اچھے اساتذہ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سندھ میں غلہ کی ناجائز برآمد کی روک تھام

حیدر آباد ۳ جون ۔ حکومت سندھ "انفورسمنٹ فورس" کی ازسرنو تنظیم کر رہی ہے۔ تاکہ صوبے سے غلہ کی ناجائز برآمد کی موثر طریق پر روک تھام کی جا سکے یہ عملہ پہلے محکمہ خوراک کے تحت کام کرتا تھا۔ لیکن اب اسے صوبے کے انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں دو نئے سپرنٹنڈنٹ پولیس تین انسپکٹر اور بعض جونیئر سٹاف بھی مقرر کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

امریکہ میں فولاد کے کارخانوں کے پانچ لاکھ سے زیادہ مزدوروں نے ہڑتال کردی

فولاد کی صنعت پر قبضہ کے خلاف عدالتِ عالیہ کے حالیہ فیصلے کا ردِ عمل

واشنگٹن ۳ جون ۔ امریکہ میں فولاد کے کارخانوں کے پانچ لاکھ سے زیادہ مزدوروں نے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ وہاں کی عدالتِ عالیہ نے کل یہ فیصلہ دیا تھا۔ کہ صدر ٹرومین نے گذشتہ اپریل میں فولاد کے کارخانوں پر قبضہ کرنے کے سلسلے میں جو قدم اٹھایا تھا وہ غیر آئینی تھا۔ اس فیصلہ کے معاً بعد مزدوروں کی یونین کے صدر مسٹر فلپ مرے نے ایک فوری پیغام کے ذریعہ مزدوروں سے اپیل کی تھی کہ وہ نئی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہڑتال شروع کر دیں۔ چنانچہ آج صبح سے پانچ لاکھ سے زائد مزدوروں نے کام پر حاضر نہ ہو کر عملاً ہڑتال کا اعلان کر دیا۔

یاد رہے صدر ٹرومین نے اجرتیں بڑھانے کے مطالبہ پر متوقع ہڑتال کو روکنے کے لئے فولاد کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ عدالت عالیہ کے فیصلہ کی روشنی میں حکومت کارخانوں کی جبری ملکیت سے دستبردار ہو جائے گی۔ اور اس طرح اجرتیں بڑھانے کے اس وعدے کو پورا نہ کر سکے گی۔ جو اس نے ہڑتال رکوانے کی غرض سے مزدوروں سے کیا تھا۔ چنانچہ کارخانوں کے مالکوں سے اجرتیں بڑھانے کے لئے مزدوروں نے آج سے ہڑتال شروع کر دی ہے۔

جنوبی کوریا کی قومی اسمبلی عملاً معطل ہو گئی

ٹوکیو ۳ جون ۔ جنوبی کوریا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جنوبی کوریا کی اسمبلی میں تعطل کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ آج ۱۸۳ ممبران میں سے صرف ۷۳ ممبروں نے شرکت کی۔ کورم پورا ہونے میں ۱۹ کی کمی تھی۔ غیر حاضر ارکان میں سے ۵۲ کے قریب ممبر صدر سنگمن ری کے حامی ہیں ۱۲ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ۳۰ سے کچھ زیادہ ممبر گرفتاری کے خوف سے روپوش ہو گئے ہیں۔ سنگمن ری کے مخالفوں کا کہنا کہ صدر ری آج رات یا کل اسمبلی کو توڑنے کا اعلان کر دیں گے۔ وہ ممبروں کو تخریب کر کے اور ڈرا دھمکا کر اپنے اثر میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

برطانیہ اور مغربی جرمنی کی فوجوں نے روس کے زیر اثر ریڈیو کا محاصرہ کر لیا

برلن ۳ جون ۔ آج صبح برطانوی فوجوں اور مغربی جرمنی کی فوجوں نے برلن کے برطانوی علاقے میں روس کے زیر اثر ریڈیو سٹیشن کا محاصرہ کر لیا۔ ریڈیو سٹیشن کی عمارت کے چاروں طرف خاردار تار لگا دیئے گئے ہیں۔ کسی کو بلا اجازت اندر جانے کی اجازت نہیں ہے اسٹیشن سے پروگرام برابر نشر ہو رہے ہیں۔ اسٹیشن کے باہر چاروں طرف مسلح پولیس متعین ہے۔ جو آنے جانے والوں کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ مداخلت کی ابھی تک کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

لاہور میں صنعتی مالی کارپوریشن کی شاخ کھولنے کے سوال پر غور و خوض

لاہور ۳ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں مرکزی حکومت پاکستان کی صنعتی مالی کارپوریشن کا ایک برانچ آفس لاہور میں کھولنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ کچھ عرصہ قبل پنجاب کی حکومت نے برانچ آفس کے قیام کے متعلق مرکز کو تحریک کی تھی۔ چنانچہ صوبائی حکومت کی اس تجویز پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس تجویز پر عملدرآمد کے بعد پنجاب کے صنعت کاروں کو کارپوریشن کے ذریعہ مالی سہولتیں حاصل کرنے کا زیادہ موقع مل سکے گا۔

جے سور اور چالنا کے درمیان نئی ریلوے لائن کی تعمیر

چاٹگام ۳ جون ۔ مشرقی بنگال ریلوے کے چیف ٹریفک منیجر نے انکشاف کیا ہے۔ کہ حکومت جیسور اور چالنا کے درمیان نئی ریلوے لائن تعمیر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ڈھاکہ اور اریچا کے درمیان ریلوے لائن بچھانے کے منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اگرچہ اس سلسلے میں ابتدائی سروے کیا گیا تھا۔ لیکن مالی لحاظ سے یہ منصوبہ قابل عمل ثابت نہ ہوا۔

شاہ طلال کی صحت کے متعلق تشویش کا اظہار

پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس طلب کر لیا گیا

بغداد ۳ جون ۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبد الالہ آج بغداد سے اردن کے دار الحکومت عمان روانہ ہو گئے۔ جہاں شاہ طلال کی علالت کی وجہ سے پیدا شدہ صورت پر غور کرنے کے لئے قومی پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اردن کے شاہ طلال کی دماغی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ وہ ان دنوں پیرس میں زیر علاج ہیں۔ وزیر جو حال ہی میں پیرس سے واپس آئے ہیں۔ بادشاہ کی صحت کے متعلق پارلیمنٹ کے خفیہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریں گے۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی آواز کا ریکارڈ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی

اس زمانہ کی بعض ایجادیں اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں۔ جن کے ذریعہ کئی قسم کے علمی اور تاریخی اور جذباتی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک انسانی آواز کو محفوظ کرنے کی ایجاد ہے۔ جو ریکارڈنگ مشین کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لی جاتی ہے۔ اور پھر حسب ضرورت مشین کو چلا کر سنی جا سکتی ہے یہ ایک قسم کی ترقی یافتہ گراموفون ہے۔ جو بجلی کے ذریعہ کام کرتی ہے۔ بعض مشینوں میں تار استعمال ہوتی ہے اور بعض میں ٹیپ یعنی فیتہ استعمال ہوتا ہے۔ گذشتہ موسم سرما میں سید عبدالرحمٰن صاحب امریکہ سے ایک تار والی مشین اپنے ساتھ ربوہ لائے تھے۔ اور میری تحریک پر انہوں نے ۷ر فروری ۱۹۵۲ء کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی آواز محفوظ کی۔ یہ ایک مختصر سا پیغام ہے۔ جو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے سوال و جواب کے رنگ میں جماعت کے نام دیا ہے۔ سوال میری طرف سے میری آواز میں ہے اور جواب حضرت اماں جان کی طرف سے حضرت اماں جان کی آواز میں ہے۔ میں اس سوال و جواب کو دوستوں کی اطلاع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں یہ ریکارڈ امریکہ سے واپس آنے پر انشاء اللہ یہاں کے جلسہ مستورات میں سنایا جا سکیگا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ حضرت اماں جان ادام اللہ فیوضہا کی وفات سے صرف دو اڑھائی ماہ پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ مشین ربوہ پہنچا دی اور پھر اس مشین کے ذریعہ حضرت اماں جان کی آواز محفوظ کرنے کا خیال بھی آ گیا۔ بہر حال جن الفاظ میں آواز بھری گئی ہے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

خاکسار مرزا بشیر احمد:- اماں جان السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

حضرت اماں جان:- وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ

خاکسار مرزا بشیر احمد:- آپ کی آواز جماعت برکت کے خیال سے محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ اگر آپ کی طبیعت اچھی ہو تو جماعت کے نام کوئی پیغام دیکر ممنون کریں۔

حضرت اماں جان:- میرا پیغام یہی ہے کہ میری طرف سے سب کو سلام پہنچے جماعت کو چاہیئے کہ تقویٰ اور دینداری پر قائم رہے اور اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی طرف سے کبھی غافل نہ ہو۔ اسی میں ساری برکت ہے۔ میں جماعت کے لئے ہمیشہ دعا کرتی ہوں۔ جماعت مجھے اور میری اولاد کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد:- یہ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا حال مقیم ربوہ کا جماعت احمدیہ کے نام پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور حضرت اماں جان کی صحت اور عمر اور فیوض میں برکت عطا کرے

خاکسار مرزا بشیر احمد، ۷ فروری ۱۹۵۲ء

یہ وہ الفاظ ہیں جن میں ۷ر فروری ۵۲ء کو حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی آواز ریکارڈنگ مشین میں بھری گئی۔ یہ آواز احتیاطاً دو دفعہ بھری گئی تھی۔ کیونکہ حضرت اماں جان کے ضعف اور نقاہت کی وجہ سے ایک دفعہ کی کوشش میں کچھ غلطی ہو گئی تھی امید ہے دونو ریکارڈوں کو ملانے اور جوڑنے سے پورا پیغام مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ۲۰ اپریل ۵۲ء کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دائمی زندگی پانے کے لئے اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ یکم جون ۵۲ء

”حضرت مسیح موعودؑ کے حضور میں“

از سید حسن حمیدی بی۔ اے (آنرز)

(۱)

نوائے شوق دلِ بیقرار لایا ہوں
حضور حسرتِ بے اختیار لایا ہوں

حضور در پہ ہے کیا پاس غم نصیبوں کے
نگاہِ شوق میں گوہر ہزار لایا ہوں

جہاں میں مجھ کو کہیں بھی اماں نہیں ملتی
ہجوم دردِ غم بے شمار لایا ہوں

جگر کے داغ رُخِ زرد خوں فشاں نظریں
حضور آج اچھوتی بہار لایا ہوں

حضور ایک جھلک خواب ہی میں دکھلائیں
جگر فگار نظر بے قرار لایا ہوں

کئے ہیں ظلم زمانے نے دیکھئے کیا کیا
زبانِ شوق میں شکوے ہزار لایا ہوں

حضور اشکوں کے موتی قبول ہو جائیں
کرم نوازیٔ عہدِ بہار لایا ہوں

(۲)

حضور کون غریبوں کی بات سنتا ہے
حضور آپ کے در کے سوا کہاں جاؤں

حضور مجھ سے زمانے نے پھیر لیں آنکھیں
نہ دوسرا ہے نہ کوئی آشنا کہاں جاؤں

مزید جور و مصائب کی مجھ میں تاب نہیں
حضور عام ہے رسمِ جفا کہاں جاؤں

ہمارے حال پہ قسمت بھی مسکراتی ہے
ازل سے ہوں میں اسیرِ بلا کہاں جاؤں

یہ زندگی ہے کہ دورِ عذاب ہے کیا ہے؟
مری خزاں ہے کہ عہدِ شباب ہے کیا ہے؟

صدر و امیر صاحبان توجہ فرمائیں

قابل امداد اہل و عیال درویشان کی فہرست بھجوائی جائے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ماہ رمضان اور اس کے بعد عید کے موقع پر لوگوں کا خرچ لازماً کچھ نہ کچھ بڑھ جاتا ہے۔ اس تعلق میں صدر صاحبان اور امیر صاحبان مقامی کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کے حلقہ میں کسی موجودہ درویش کے بیوی بچے یا دیگر قریبی عزیز جن کا بار درویش پر ہو قابل امداد ہوں۔ تو مجھے ان کے اسماء اور کوائف اور مفصل پتہ جات سے جلد تر مطلع فرمائیں

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۱/۵/۵۲

محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی علالت

قادیان سے اطلاع ملی ہے۔ کہ محترمی بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی تین چار روز سے سخت بیمار ہیں۔ بخار کی شدت کے علاوہ جسم میں درد اور بے چینی کی شکایت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً ہیٹ سٹروک کا اثر ہے محترم بھائی صاحب سلسلہ کے قدیم ترین بزرگ اور اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔ احباب ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار:- بشیر احمد ربوہ ۳۱/۵/۵۲)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایئر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ جو ۲۷ر مئی سے لے کر ۷ر جون تک جاری رہے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت ربوہ میں داخل کروائیں تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ جامعہ نصرت میں دینیات کے علاوہ۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اسلامیات تاریخ فلسفہ۔ حساب اور اردو مضامین پڑھانے کا بھی انتظام ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ داخل ہونے والی طالبات کو جلد از جلد پہنچنا چاہیئے۔ تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ نیز پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ لائیں

مریم صدیقہ
(ڈائریکٹریس جامعہ نصرت)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۷ جون ۱۹۵۲ء

اشاعتِ اسلام

سہ روزہ "کوثر" مودودی صاحب کے ترجمان کی ایک قریب کی اشاعت میں ایک مقالہ بعنوان "اطاعتِ اسلام یا اشاعتِ اسلام" مدیر کوثر کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس مقالہ کا ملخص یہ ہے کہ گذشتہ صدی میں مسلمانوں نے جو تحریکیں چلائیں وہ مغرب کی ترقیوں سے متاثر ہو کر چلائی تھیں اس لئے وہ سراسر غلط تھیں۔ مقالہ نگار کے خیال میں یہ تحریکیں تین قسم کی تھیں۔ اوّل یہ کہ مسلمانوں کو تعلیم میں ترقی کرنا چاہیئے دوسری یہ کہ مسلمانوں کو آزادی حاصل کرنا چاہیئے تیسری یہ کہ مسلمانوں کو تبلیغِ اسلام کرنا چاہیئے

پہلی دو تحریکوں کا ذکر تو جیسا کہ مقالہ کے عنوان سے ثابت ہوتا ہے زیبِ داستان کے لئے ہے اصل چیز جس کی وقعت کو کم کرنے کے لئے یہ مقالہ لکھا گیا ہے وہ غیر مسلم ممالک میں تبلیغِ اسلام ہے بات در اصل یہ ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت پر جو بڑا اعتراض مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ کی طرف سے ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ یہ جماعت اسلام کی تبلیغ کے لئے تو کچھ کر نہیں رہی صرف ملک میں ایک نئی جماعت بنا کر فتنہ و فساد کا ایک اور دروازہ کھول رہی ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہے کہ برسرِ اقتدار طبقہ کے ہر کام میں کیڑے ڈالے جائیں اور "شریعت" "شریعت" کا نعرہ لگا کر خود ملک کے اقتدار پر قبضہ کر کے بادشاہی کی جائے۔ چنانچہ "آفاق" اپنی اشاعت ۲۸ جون ۱۹۵۲ء میں ایک نوٹ "آخر اتنی سراسیمگی کیوں؟" کے زیرِ عنوان لکھتا ہے۔

"بے ادبی نہ ہو تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے ان بزرگوں میں سے اکثر کو تو نہ اسلامی قانون سے دلچسپی ہے اور نہ اسلامی اصول کے مطابق قانون سازی سے ان کے نزدیک اسلامی شریعت اور اسلامی دستور کے نعرے لگانے کا ایک ہی مقصد ہے کہ وہ اسمبلیوں میں آجائیں اور جس طرح بقول ان کے پانچ سال پہلے اسلام کے نعروں کے ذریعہ مسلم لیگ کو تاج و تخت ملا ہے اسی طرح اب ان نعروں کے ذریعہ یہ حضرات بھی بادشاہ بن جائیں۔"

کوثر کا یہ مقالہ نگار فرض کر لیتا ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کی تعلیم کا بیڑا اٹھایا یا مسلمانوں کی آزادی کا مطالبہ کیا اور پھر جن لوگوں نے تبلیغِ اسلام کی مہم شروع کر رکھی ہے یہ سب لوگ اطاعتِ اسلام سے تو کچھ تعلق واسطہ نہیں رکھتے صرف یونہی مغرب کی تقلید میں ایسا کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کی تعلیم کا بیڑا سر سید جیسی شخصیتوں نے اٹھایا تھا اور مسلمان اقوام کی آزادی کے متعلق سب سے پہلے جمال الدین افغانی نے جد و جہد شروع کی تھی۔ ہمیں ذاتی طور پر ان دونوں کے طریق کار سے سخت اختلافات ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ دونوں تحریکیں اطاعتِ اسلام سے خالی تھیں اور ان تحریکوں کے حامیوں نے اس ضمن میں کچھ نہیں کیا شپرہ چشمی کے مظاہرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ کم از کم ان کا کام "شریعت شریعت" کے ان کھوکھلے نعروں سے جو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افراد لگا رہے ہیں بہت زیادہ قابلِ قدر کام تھا۔ انہوں نے جو کچھ کیا اس خود بینی خود ستائی اور خود غرضی سے مبرّا تھا جس سے مودودی صاحب متہم ہیں۔ ان کے پیشِ نظر مسلمانوں کی مادی ترقی تھی اور اپنے مقاصد کے حدود تک انہوں نے نہایت نیک نیتی سے کام کیا اور اس کے لئے ایذائیں تک سہیں۔ وہ اپنے نقطۂ نظر کی حد تک اپنے کام میں پورے ماہر تھے اور اس کی اونچ نیچ کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے مقاصد کے حدود تک کافی کامیاب ہوئے۔ جہاں سر سید نے مسلمانوں کو مغربی تعلیم اور مغربی خیالات سے آشنا کیا وہاں جمال الدین افغانی نے مسلمانوں کو اپنی سیاسی غلامی کا پورا پورا احساس کرا دیا اور سچ تو یہ ہے کہ آج اسلامی ممالک میں اگر ہم دنیاوی تعلیم اور سیاست میں جو بیداری دیکھتے ہیں وہ بڑی حد تک ان دونوں اور ان کے متبعین کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

یقیناً یہ مودودی صاحب کی خالی خولی نعرہ بازی سے بہت بڑا کام ہے جو ان لوگوں نے کیا ہے۔

مگر یہاں ہم صرف تیسری بات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں یعنی "غیر مسلم ممالک میں تبلیغِ اسلام" مودودی صاحب کے یہ شاگردِ رشید فرماتے ہیں کہ پچاس سال کی تبلیغِ اسلام اور ضیاعِ مال و وقت کا کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوا۔ اس کا مجمل جواب تو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں یہی ہے کہ ؎

چوں نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے یہ مقالہ در اصل اس احساسِ کمتری کا نتیجہ ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے یہ "آفتاب کور" ترجمان اشاعت اسلام میں دنیا بھر کی دوسری تمام مسلمان کہلانے والی جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنا کوئی کام نہیں دکھا سکتے اور "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کی صداقت کو اوجھل کرنے کے لئے اپنی نعرہ بازانہ "اطاعت اسلام" کا گرد و غبار اڑانے کی کوششِ ناکام سے دل کو خوش رکھنا چاہتے ہیں

اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب سر سیّد اور جمال الدین افغانی کے امتزاج کا ہی ایک غلط نتیجہ ہیں۔ ان دونوں نے تو مسلمانوں کی صرف مادی نکبت کو لیا تھا اور زمانہ کے حالات کے مطابق اس کا کسی قدر صحیح حل پیش کیا تھا۔ جس کا کچھ نہ کچھ مسلمانوں کو فائدہ ضرور ہوا۔ مگر مودودی صاحب کا دعا تو یہ ہے کہ وہ پورے اسلام کا احیاء چاہتے ہیں۔ لیکن ان کا طریق خیال کسی طرح بھی سر سید اور جمال الدین افغانی کے طریق سے علیحدہ نہیں ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے زمانہ میں مغربی فلسفہ سائنس کے جو مسلّمات تھے ان کے مطابق انہوں نے صحیح کام کیا۔ مگر مودودی صاحب انہی مسلّمات کو جو اب مغرب میں بھی متروک ہو چکے ہیں۔ ان ہی بزرگوں سے سرقہ کر کے "پورے اسلام" پر چسپاں کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ آپ کو اتنا بھی علم نہیں کہ پورا اسلام ہے کیا چیز اور نہ یہ جانتے ہیں کہ پورے اسلام پر عمل انسان میں کیا انقلاب پیدا کرتا ہے۔

اسلام کا صحیح عرفان تو خیر بہت بڑی بات ہے آپ کو اسلام کی ظاہری شریعت کا یہ ادنیٰ اصول بھی معلوم نہیں کہ ایک اسلامی ریاست میں سیاسی پارٹی بازی ممنوع ہے۔ ایک طرف تو آپ مغربی قسم کی جمہوریت کو خالص لادینی نظام کہتے ہیں اور دوسری طرف اسی لادینی نظام کے اصولوں کو دینی پارٹی کے وجود کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور جب مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی مختلف فقہوں کا سوال پیش ہوتا ہے تو آپ مغربی جمہوریت کے اصول اکثریت کو اپنانا عار نہیں سمجھتے۔ الغرض آپ کا کسی قدر صحیح نقشہ وہی ہے جو روز نامہ "آفاق" کے مندرجہ بالا حوالہ میں کھینچا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ نے "اطاعت اسلام" کے ساتھ ساتھ جو "اشاعت اسلام" کا کام کیا ہے اور کر رہی ہے وہ اتنا خیرہ کن ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے شاگردانِ رشید کی دیدہ بالا پلکیں بھی پیوست ہو کر رہ گئی ہیں یہاں تک کہ اب ؎

کچھ بھی نہیں ہے دکھائی دیتا

اور آپ یہ مقالہ نگار شاگرد اسی لئے سمجھتے ہیں کہ ان کی طرح باقی دنیا بھی ان کے کہنے سے شاید اپنی آنکھیں بند کر لے گی اور کچھ نہیں دیکھ سکے گی۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں یا انہیں اچھی طرح جاننا چاہیئے تھا کہ "اشاعت اسلام" کا یہ اعجاز جو جماعت احمدیہ دکھا رہی ہے بغیر حقیقی "اطاعت اسلام" کے وقوع پذیر ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ کوئی نظریاتی معاملہ نہیں ہے بلکہ احمدیت کے دشمنان شدید کی شہادتیں موجود ہیں کہ آج دنیا میں "اطاعت اسلام" کا مظاہرہ سوا جماعت احمدیہ کے کوئی اسلامی کہلانے والی جماعت نہیں کر رہی۔ الفضل میں سینکڑوں ایسی شہادتیں شائع ہوتی رہتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جماعت کی ترقی کا باعث ہی اس کا "اطاعتِ اسلام" کا جذبہ ہے۔ جس کی نظیر آج کی دنیا میں ناپید ہے۔

اگر "اطاعت اسلام" حکومتی اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے شرعیتی قانون کی نعرہ بازی ہے تو پھر ہمیں کچھ نہیں کہنا۔ البتہ "اطاعت اسلام" کے معنی اگر اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ دکھانا ہے تو وہ بقول اقبال پنجاب میں اس فرقہ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جس کو "قادیانی" ہاں مودودی صاحب بھی حقارت سے "قادیانی" کہنے پر مصر ہیں :

درخواستہائے دعا

—— میری اہلیہ صاحبہ کے ہاتھوں پر سے زہریلے مادہ کا اثر ابھی تک زائل نہیں ہوا۔ ورم بھی بدستور ہے نیز اب چہرے پر بھی اس کا اثر ظاہر ہو رہا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں۔

خاکسار غلام محمد اختر (اسسٹنٹ پرسنل آفیسر ریلوے)

—— عاجز کے بچے عزیز عبد الوہاب اور چار بھانجوں نے مختلف امتحان دئیے ہوئے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان کے مبارک ایام میں ان کی اعلےٰ درجہ کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں خاکسار فضل الرحمٰن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ

—— میرے بھائی عزیزم شریف احمد اشرف ایف ایس سی میڈیکل لائلپور چند روز سے بیمار ہیں۔ اور برادرم شریف احمد صاحب نیّر سیکرٹری تبلیغ ڈرگ روڈ کراچی عرصہ ۷ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

میاں غلام احمد سٹینوگرافر محکمہ نہر لائلپور

—— محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبد الرحمٰن صاحب ایم اے کی علالت بڑی طویل ہو گئی ہے قریباً ۷ ماہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں

—— محمد رفیق صاحب سنت نگر لاہور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

—— خانصاحب شیخ جلال الدین اپنے لڑکے کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد میں

(از محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ نیک محمدؐ صاحب غزنوی حال ربوہ)

مندرجہ ذیل مضمون حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب نے ارسال فرمایا ہے۔ آپ اس مضمون کی راقمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"انہیں حضرت ام المومنین رضؓ کی صحبت اور خدمت کا بہت لمبا موقع ملا ہے۔ اور پھر آخری بیماری میں بھی انہوں نے بہت اخلاص کے ساتھ خدمت سرانجام دی ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ مرزا بشیر احمدؐ"

یہ مضمون حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بھی ازراہِ کرم ملاحظہ فرمایا ہے۔ حضرت ممدوحہ نے مضمون کے مختلف حصوں میں تشریحی نوٹ رقم فرمائے ہیں۔ جو حاشیوں کی صورت میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل تعارفی نوٹ بھی تحریر فرمایا:۔

آمنہ بیگم اہلیہ نیک محمدؐ خاں صاحب غزنوی کو حضرت اماں جان رضؓ نے نہایت کم عمری سے یتیمی کی حالت میں لے کر بہت شفقت و محبت سے پرورش کی تھا۔ اور اب تک ان سے اور ان کے بچوں سے محبت فرماتی تھیں۔ انہوں نے آپکی آخری علالت میں حضرت اماں جان رضؓ کی بہت خدمت کی ہے۔

اے ام المومنین رضؓ تجھ پر ہزاروں ہزار برکتیں
اے نصرت جہاں تجھ پر بڑھتی ہوئی تعداد میں
ہزاروں ہزار انوار تا قیامت نازل ہوں۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے احسانات مجھ پر اتنے ہیں۔ کہ نہ تو میں انہیں شمار کر سکتی ہوں۔ اور نہ ہی کسی وقت بھلا سکتی ہوں۔ اور نہ ہی میری اولاد اس بزرگ و پاک ہستی کے احسانات کو بھلا سکتی ہے۔

میری عمر اس وقت تین چار برس کی تھی۔ کہ میرے والد عبد اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کے بعد والدہ بھی وفات پا گئیں۔ میرے والدین ضلع گجرات سے ہجرت کر کے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے قدموں میں قادیان آئے ہوئے تھے۔

حضرت اماں جان رضؓ میری والدہ صاحبہ کے انتقال پر افسوس کے لئے ہمارے غریب خانے پر تشریف لائیں۔ اور مجھے اپنے گھر لے آئیں۔ گو میرے بھائی بہن اور بھی تھے۔ مگر میری یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ مجھ ناچیز کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کفالت میں لے لیا۔ اور مادرانہ شفقت کا برتاؤ شروع کیا۔ یہاں تک کہ یہ برگزیدہ ہستی اپنے مبارک ہاتھوں سے مجھے غسل دیتی۔ اور سر دھوتی۔ اور سر دھونے کے بعد پھر سر میں دودھ ڈالتیں۔ اور فرماتیں "ایسا نہ ہو۔ کہ بعد میں خشکی ہو جائے۔" پھر آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے سر میں تیل لگاتیں اور اگر کبھی جوئیں ہو جاتیں۔ تو عینک لگا کر خود نکال لیتیں۔ یہ سب کچھ کرتے ہوئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے پر بہت خوشی کے آثار نمایاں ہوتے۔ ایسا کرنے میں آپ کو بہت مسرت حاصل ہوتی تھی۔ آپ کا سلوک ہمیشہ میرے ساتھ اسی طرح رہا۔ بعض اوقات حقیقی مائیں بھی اپنی اولاد کی خدمت کرتے ہوئے تنگ آ جاتی ہیں۔ مگر حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہمیشہ خوشی اور مسرت سے ایسا سلوک فرماتیں۔

جب میں کچھ سمجھنے کے قابل ہوئی۔ تو حضرت اماں جان رضؓ نے مجھے خود کلمے سکھائے۔ اور نماز باترجمہ سکھائی۔ ابتدائی دینی تعلیم آپ رضؓ نے مجھے خود ہی دی۔ اس کے بعد استانی مریم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ اور قرآن مجید کے ختم ہونے پر آمین کی بہت پُرتکلف تقریب منائی[1] بعد ازاں مزید تعلیم کے لئے مجھے اسکول میں داخل کیا۔ اردو کی چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں محض میری اردو کی تصحیح کے لئے گھر سے مہیا کرتیں۔ اور میری غلطیوں سے مجھے آگاہ فرماتیں۔[2] اور جب میری اردو کچھ درست ہو گئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں مجھ سے سنتیں۔ اور ان کی اہمیت مجھے سمجھاتیں۔

اسی طرح بہت سے مسائل مجھے آپ نے سمجھائے گھریلو کام مثلاً سینا پرونا کھانا پکانا وغیرہ مجھے آپ نے خود سکھایا۔ حتیٰ کہ اپنے دستِ مبارک سے ٹانکہ بھر کر مجھے بتاتیں۔ اور فرماتیں۔ "دیکھو ایسے ٹانکہ بھرتے ہیں"۔ کھانا پکانا بھی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے خود سکھایا۔ حتیٰ کہ اپنے مبارک ہاتھوں سے پراٹھا بنائیں اور چپاتی بنا کر مجھے بتاتیں کہ "دیکھو ایسے چپاتی بناتے ہیں۔" جب کبھی آپ سفر پر تشریف لے جاتیں۔ تو ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ رکھتیں۔ اور میری ہر خوشی کا لحاظ رکھتیں۔

آپ رضؓ نے میری شادی ایک معزز افغان خاندان کے فرد نیک محمدؐ خاں صاحب غزنوی سے کی۔ جو کہ غزنی سے احمدیت کے نام پر ہجرت کر کے قادیان آئے۔ شادی میں جو جہیز آپ رضؓ نے مجھے دیا۔ اس میں ہر ایک قسم کی ضروریات کو مدنظر رکھا۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنے جہیز کی چیزوں میں سے کچھ رکابیاں جن پر آپ رضؓ کا نام "نصرت" کندہ ہے۔ عطا فرمائیں۔ اور یہ اب تک میرے پاس بطور تبرک محفوظ ہیں۔ پھر میری شادی کے بعد آپ رضؓ کی شفقت و مہربانی کا سلوک اور بھی بڑھ گیا۔ مثلاً عید وغیرہ کے موقعوں پر عیدی وغیرہ بھیجنا۔ ۱۹۳۰ء میں جب میرا پہلا لڑکا عبد الحمید خاں غزنوی پیدا ہوا۔ تو آپ نے پہلے ہی سے مجھے اپنے گھر بلایا ہوا تھا۔ عزیز کی پیدائش پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عزیز کے کان میں خود اذان دی۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عزیز کو اپنی مبارک گود میں لے کر اپنے مبارک ہاتھوں سے شہد چٹایا۔ اور کافی دیر تک دعا فرماتی رہیں۔ اور بہت خوشی منائی۔ اکثر اوقات عزیز کو اپنی مبارک گود میں لیتی رہتیں۔ اور بہت پیار فرماتیں۔

جب صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب حصول تعلیم کے لئے انگلستان جا رہے تھے۔ اور قادیان کے احباب آپ کو الوداع کہنے کے لئے قادیان کے اسٹیشن پر جمع تھے۔ اس وقت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی سٹیشن پر تشریف فرما تھیں۔ اور میں وہاں پر ہی تھی۔ تو عزیزم عبد الحمید خاں حضرت اماں جان رضؓ کے سامنے آیا۔ تو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنے مبارک ہاتھوں سے عزیز کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور دعا فرمائی۔ کہ "خدا کرے تم بھی اسی طرح حصول تعلیم کے لئے انگلستان جاؤ۔"

جب عزیز نے ۱۹۴۵ء میں میٹرک کا امتحان دیا تو میں نے الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی حضرت اماں جان رضؓ کو امتحان سے پہلے دعا کے لئے دی تھی۔ امتحان سے ایک دن پہلے اماں جان رضؓ نے مجھے فرمایا۔ کہ حمید کو صبح امتحان کے لئے جانے سے پہلے میرے پاس بھیج دینا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق اسی طرح کیا۔ جب عزیز صبح کو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے وہ انگوٹھی اپنے ہاتھ سے عزیز کو دی۔ پھر عزیزم حمید نے اپنے ہولڈر اور پنسل وغیرہ آپ رضؓ کو دیئے۔ اور عرض کیا۔ "اماں جان رضؓ آپ ان پر دعا فرمائیے۔" اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے سب ہولڈر وغیرہ اپنے ہاتھ میں لیکر ان پر دعائیں پڑھیں۔ اور کچھ دیر پڑھنے کے بعد فرمانے لگیں۔ "جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کامیاب کرے۔ اور نیک بنائے۔" اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور آپ کی دعاؤں سے عزیز موصوف میٹرک میں کامیاب ہو گیا۔

صدقہ وخیرات

ویسے تو حضرت اماں جان رضؓ صدقہ وخیرات بہت فراخ دلی سے کرتیں۔ مگر ہر موسم کے شروع میں خاص کر موسم سرما کے آغاز پر آپ رضؓ بڑے اہتمام سے گرم کپڑے۔ لحاف وغیرہ تیار کروا کر غرباء میں تقسیم فرماتیں۔ گرمی سردی کے موسموں کے پھل بھی عام طور پر تقسیم فرماتیں۔ مگر رمضان المبارک میں تو آپ بہت زیادہ خیرات دیتیں۔ تین چار آدمیوں کا کھانا بطور فدیہ اکثر اپنے ہاتھ سے پکا کر دیتیں۔ ویسے نقدی اور جنس کی صورت میں بھی بیحد خیرات کرتیں۔ پھر عید کے موقعہ پر غرباء میں کپڑے تقسیم فرماتیں۔ اور یہ سب کام آپ بڑے اہتمام سے فرماتیں۔ رمضان المبارک کے علاوہ ماہ محرم میں بھی صدقہ وخیرات بہت فرماتیں۔ اور گھر میں بھی نوکروں وغیرہ سب کو اچھا کھلاتیں اور سال شروع ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے۔ کہ جو شروع سال میں خیرات کریگا۔ اور اپنے پر فراخی رکھے گا۔ اس کو سال بھر فراخی رہے گی۔ (مبارکہ)

دعائیں

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی زبان مبارک پر ہر وقت درود اور دیگر دعائیہ کلمات سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اور یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رہتے۔ اور جب آپ کبھی سواری پر قدم رکھتیں۔ تو یہ دعا فرماتیں۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہٖ شیء۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا اکثر بہت بے قراری اور گھبراہٹ سے کافی بلند آواز میں دعا فرماتیں۔ "یا اللہ تو میرے گناہ بخش دے۔ اور میرا انجام بخیر کر دے۔" (واقعی گناہوں کی بخشش اور انجام بخیر کی دعا بہت فرماتی تھیں۔ مبارکہ)

(باقی)

حاشیہ

[1] عزیزہ آمنہ بیگم کی آمین اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بہت خوشی سے کی تھی۔ اور مجھ سے ہی آمین کے شعر چند لکھوائے تھے۔ شاید کسی کے پاس ہوں۔ (مبارکہ)

[2] حضرت اماں جانؓ کی جب طبیعت خراب یا سر درد ہوتا اکثر لڑکیوں سے کوئی کہانی وغیرہ کی کتاب سنتیں۔ ضروری الفاظ کے معنی بتلاتی جاتیں۔ اور تلفظ ضرور صحیح کرواتیں آپ کا اردو کا تلفظ بہت اچھا تھا۔ محاورات بھی سمجھاتیں اسی طرح

روایات محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

از مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب مہاجر قادیان

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دادا مرزا گل محمد صاحب کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ ان کے دربار میں پانچ سو حافظ تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہی وغیرہ ہر قسم کے پیشہ کے لوگ جو ان کے دربار میں تھے ان میں سے ایک کثیر حصہ نے قرآن کریم کو حفظ کیا ہوا تھا۔

(تفسیر کبیر پارہ آٹھ حصہ اول صفحہ ۲۳۷)

(۶) اس ملک کے بادشاہوں کی یہ حالت تھی کہ چار بادشاہوں کو برابر ہمارے آباء توجہ دلاتے رہے کہ پنجاب کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ ہم لڑ رہے ہیں مگر ہمارے پاس اتنی طاقت نہیں کہ اس فتنے کا کامیاب مقابلہ کر سکیں۔ ہماری امداد کے لئے مرکز سے فوج بھیجی جائے اور وہ چاروں بادشاہ یہ جواب دیتے ہیں کہ شاباش تم خوب مقابلہ کر رہے ہو۔ ہم بھی آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی پنجاب میں نہیں آیا۔ یہاں تک کہ چاروں فوت ہو جاتے ہیں۔ یہ بے حسی کا ہی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنی بے حسی کی وجہ سے سکھوں کے حملہ کو معمولی سمجھا اور اس کے ازالہ کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شان و شوکت جو انہیں حاصل تھی جاتی رہی

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۷ صفحہ ۱)

(۷) احمد بیگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور کا رشتہ دار تھا۔ اور حضرت اقدس کے خاندان میں مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے ہمارے خاندان میں پہلے پنڈت اور پروہت بھی اسی طرح ہوتے تھے۔ جس طرح مولوی اور ہمارے خاندان کی ریاست ان پروہتوں کی بیوفائی سے گئی تھی۔ حضرت صاحب کے دادا[2] جب بچہ تھے اس وقت کوئی سکھ ملنے کو آیا اور اس نے کہا۔ واہگورو جی کا خالصہ۔ واہ گورو جی کی فتح انہوں نے بھی یہی لفظ دوہرا دیئے (اس پر) ان کے والد[3] اندر چلے گئے اور کہا اب یہ ریاست سلامت نہیں رہے گی۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں اسلام کی جگہ مشرکانہ خیالات اور ہندوانہ رسومات آگئی تھیں۔ اور اس وقت سے برابر یہ مرض خاندان کے اکثر لوگوں میں چلا آ رہا تھا۔

(الفضل جلد ۳ نمبر ۷ صفحہ ۱۱)

---

[1] (۱) فرخ سیر (۲) محمد شاہ (۳) شاہ عالم ثانی (۴) عالمگیر ثانی (مرتب)

[2] مرزا عطا محمد صاحب مرحوم (مرتب)

[3] حضرت مرزا گل محمد صاحب مرحوم (مرتب)

(۸) میں نے خود یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ اس وقت کوٹھے پر تھے۔ جب انہیں اطلاع ہوئی تو وہ ملاقات کے لئے نیچے اترے۔ پیچھے پیچھے وہ تھے اور آگے آگے ان کے بیٹے تھے۔ جو بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ میں نے خود سکھوں سے سنا ہے کہ لڑائی میں انہیں گولی ماری جاتی تھی۔ تو گولی ان پر اثر نہیں کرتی تھی۔ جب وہ نصف سیڑھیوں پر پہنچے تو نیچے سے انہیں آواز آئی۔ سکھ رئیس ان کے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔ واہگورو جی کا خالصہ۔ اس پر ان کے بیٹے نے بھی اسی رنگ میں جواب دیا۔ واہگورو جی کا خالصہ انہوں نے جب یہ الفاظ اپنے بیٹے کی زبان سے سنے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہیں سیڑھیوں سے واپس لوٹ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ . . . . سردار صاحب سے کہہ دو کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ میں ان سے مل نہیں سکتا۔ پھر اپنے بیٹے کا ذکر کر کے فرمانے لگے کہ اس کے زمانہ میں ہماری ریاست جاتی رہیگی"

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۷ صفحہ ۷)

(۹) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کے خاندان کو قادیان چھوڑنی پڑی[1] کپور تھلہ میں حضرت صاحب کے دادا کا انتقال ہوا۔ اس وقت حضرت اقدس کے والد کی عمر سولہ سال کی تھی۔ آپ نے کہا میں اپنے والد کی لاش قادیان ہی میں دفن کروں گا۔ لوگوں نے کہا وہاں سکھ قابض ہیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور لاش لے کر چل پڑے۔ یہاں سکھ مانع ہوئے۔ مگر رعایا کو ان سے ہمدردی ہو گئی۔ اور لاش دفن کر دی گئی۔ (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۱ صفحہ ۱۶)

(۱۰) بے سرو سامانی کی یہ حالت تھی کہ کسی سے پانچ سیر دانے قرض لے کر گھر میں دئیے۔ اور گھر سے نکل کھڑے ہوئے کہ عزت پا کر وطن میں واپس آؤنگا۔

(الفضل جلد ۱۱ نمبر ۲ صفحہ ۳)

---

[1] "دیوا سنگھ پسر تارا سنگھ ملک کو تاخت و تاراج کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے تعلقہ قادیان مغلاں کو جہاں (مرزا) عطا محمد پسر مرزا گل محمد مقیم تھے۔ زبردستی لے لیا۔ اور مغلوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دیا"

عمدۃ التاریخ تتمہ دفتر اول و دوم

(مرتب)

(۱۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ذکر میں کہ انسان کو کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیئے ہمارے دادا صاحب کا ذکر سنایا کرتے تھے کہ جب ہمارے خاندان کی ریاست جاتی رہی۔ تو ان کے والد صاحب کو یہاں (قادیان) سے نکلنا پڑا۔[1] اور کپور تھلہ کی ریاست میں پناہ گزین ہو گئے اس وقت ریاست والوں نے چاہا کہ آپ کو دو[2] گاؤں گزارہ کے لئے دیدیں۔ لیکن آپ نے نہ لئے اور فرمایا۔ اگر ہم نے یہ گاؤں لے لئے تو پھر یہیں رہ پڑیں گے۔ اور اس طرح اولاد کی ہمت پست ہو جائے گی۔ اور اپنی خاندانی روایات قائم رکھنے کا خیال اس کے دل سے جاتا رہے گا لیکن وہ ایک لمبے عرصہ تک وہیں رہے۔ پھر جس وقت ہمارے دادا ذرا بڑے ہوئے تو اس وقت سولہ سترہ سال کی عمر تھی کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ انہوں لا کر قادیان میں دفن کیا۔ اور خود دہلی پڑھنے چلے گئے۔ حالانکہ کوئی سامان میسر نہ تھا۔ ایک میراثی خدمتگار کے طور پر ساتھ گیا۔ شاید اس زمانہ کے لوگوں میں وفا کا مادہ زیادہ ہوتا تھا کہ اس غربت کی حالت میں اس شخص نے ساتھ نہ چھوڑا۔ جب دہلی پہنچے تو ایک مسجد میں جہاں مدرسہ تھا۔ جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے سنا ہوا تھا کہ دہلی شاہی جگہ ہے اور وہاں لڑکوں کو مفت تعلیم ملتی ہے۔ لیکن بیٹھے بیٹھے کئی دن گزر گئے۔ مگر کسی نے ان کا حال تک دریافت نہ کیا۔ اور نہ کھانے کو کچھ دیا۔ آخر جب تین دن کا فاقہ ہو گیا۔ تو چوتھے دن کسی شخص کو خیال آیا کہ انہیں اتنے دن یہاں بیٹھے ہو گئے ہیں۔ انہیں کھانے کو تو کچھ دینا چاہیئے۔ چنانچہ وہ ایک سوکھی روٹی لا کر انہیں دے گیا۔ اس نے جو روٹی ان کے ہاتھ میں دی۔ تو ان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ ہمراہی نے سمجھ لیا کہ معلوم ہوتا ہے۔ روٹی خراب ہے۔ اور انہیں دیکھ کر اپنی گذشتہ حالت یاد آ گئی ہے اور اس کا تصور کر کے تکلیف محسوس ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر اس نے مذاق کے طور پر ان کا دل بہلانے کے لئے کہا لائیں میرا حصہ مجھے دیں۔ ان کو پہلے ہی غصہ آیا ہوا تھا۔ اس کا یہ فقرہ سنکر انہوں نے زور سے روٹی اٹھا کر اس کی طرف پھینکی۔ جو اتفاقاً اس کی ناک پر لگی اور خون بہنے لگا مگر ان تمام مشکلات کے باوجود انہوں نے تعلیم حاصل کی محنت کی۔ اور اس قدر ہمت سے کام لیا کہ آخر ایک بہت بڑے عالم اور طبیب ہو گئے۔ واپس آئے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کا زمانہ شروع ہو گیا تھا۔ انہوں نے انکی جائداد[3] سے

---

[1] اس سردار جودھ سنگھ کا چچا تارا سنگھ مر گیا تو اسکے بیٹے دیوان سنگھ نے جودھ سنگھ سے لڑ کر اپنی جائداد علیحدہ کر لی اور تعلقہ قادیان کے ۸۴ دیہات پر جن کی آمدنی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی قابض ہو گیا" (تواریخ گورو خالصہ جلد سوم صفحہ ۲۸۰) مرتب

(۸۴ گاؤں میں سے) سات گاؤں واگزار کر دیئے اور جرنل کے عہدہ پر فوج میں مقرر کیا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء صفحہ ۲۰)

(۱۲) میری طبیعت یہ ہے اور یہی طبیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تھی بلکہ دینی لحاظ سے گو حالت کچھ ہو۔ یہی طبیعت ہمارے دادا صاحب کی بھی تھی کہ وہ کسی سے دب کر صلح نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے خاندان نے دو حکومتوں کے تغیر کے وقت سخت نقصان اٹھایا ہے۔ جب سکھ آئے تب بھی اور جب انگریز آئے تب بھی۔ کیونکہ یہ ہماری طبیعت کے خلاف ہے کہ ہم کسی کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہوں اسی لئے جب سکھ آئے تو نہ سکھوں کے آگے جی حضور کرتے رہے اور نہ جب انگریز آئے تو انگریزوں کے آگے ہم نے جی حضور کیا۔ گو ہمارے خاندان نے سکھوں اور انگریزوں دونوں سے تعاون بھی کیا اور ان کی مدد بھی کی۔ اور ان لوگوں سے زیادہ مدد کی جو جی حضور کرتے رہتے تھے۔ مگر پھر بھی وہ کبھی انگریزوں کے آگے گردن جھکا کر کھڑے نہیں ہوئے یہ ایک خاندانی اثر ہے۔ جو میرے اندر پایا جاتا ہے اور مذہب نے اسے اور رنگ دے دیا ہے

(الفضل جلد ۳۶ صفحہ ۵)

(۱۳) ہمارے دادا صاحب کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ بڑے دنیادار تھے اور ہمیشہ دنیا کے خیالات میں منہمک رہتے۔ لیکن شرافت خاندانی کی حس ان میں اس قدر تھی کہ پرانے لوگوں سے سنا ہے کہ وہ ایکدفعہ کمشنر سے ملنے گئے۔ دوران گفتگو میں کمشنر پوچھ بیٹھا کہ میں دورہ پر جانے والا ہوں۔ یہ بتائیں کہ قادیان سے سری گوبند پور کتنے میل ہے۔ اس نے جونہی یہ سوال کیا ہمارے دادا صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں اپنی ہتک کرانے یہاں نہیں آیا۔ میں کوئی ہرکارہ نہیں کہ ایسا سوال مجھ سے کیا جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کمشنر ان کی منتیں کرنے لگا۔ اور کہنے لگا۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ مگر یہ حس ان میں تھی کہ میں عزت رکھتا ہوں۔ اگر تم میری عزت کا پاس نہیں کر سکتے۔ تو میں جاتا ہوں"۔

(الفضل جلد ۲۷ ۲۲۳ صفحہ ۲)

(باقی پھر)

درخواست دعا

ابا جان خانصاحب راجہ علی محمد صاحب دو ہفتہ سے شدید علیل ہیں۔ جگر اور دل دونوں صحیح طور پر کام نہیں کر رہے کمزوری بھی زیادہ بڑھ گئی ہے بخار ۱۰۵ اور ۱۰۳ تک رہتا ہے۔ اس عمر میں بیماری کی یہ علامات تشویشناک ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار اعد ایم اے

۱ کورٹ روڈ گجرات

وصایا: یہ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو، تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۸۹۲: امام الدین ولد باغ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر مزدور سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن بوریاں ڈاکخانہ چوہڑ ہنڈو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ موضع منگا ضلع گورداسپور میں رہ گئی ہے۔ اور ابھی محمد متروکہ ۳۰۰/- روپیہ کی تھی بملکیت کوئی نہ تھی۔ اگر وہ واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ نیز مجھے موجودہ وقت میں ۱۶/۸ پنشن ماہوار اور الاؤنس عارضی ۴/- روپے کل ۲۰/۸ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: امام الدین بقلم خود گواہ شد: فضل الدین چوہڑ ہنڈو گواہ شد: خورشید

وصیت نمبر ۱۲۹۱۶: حسین بی بی زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مذکور ہوگی۔
الامۃ: حسین بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۰۷۳: محمد اسمٰعیل ولد محمد بخش صاحب قوم ترکھان پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک نمبر ۹۳/6-R ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے میرا گذارہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو اندازاً ۳۰۰/- روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق آمد ادا کرتا ہوں گا۔
العبد: محمد اسمٰعیل چک نمبر ۹۳/6-R گواہ شد: دین محمد پریذیڈنٹ چک نمبر ۹۳/6-R گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۱۱: محمد صدیق ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ الاٹ شدہ اراضی ۵ ایکڑ کی آمد تقریباً سالانہ یکصد روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد یا آمد وغیرہ ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اگر میرا کوئی ترکہ ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان حقدار ہوگی۔
العبد: محمد صدیق نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چوہدری نور محمد بارڈی گارڈ گواہ شد: مبارک احمد ناصر بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۱۵۶: طالعہ بی بی بیوہ گلاب الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء چک نمبر ۲۲۵ E-B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اس وقت یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ: طالعہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: ملک عبد العزیز نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: بشیر احمد سیکرٹری مال چک نمبر ۲۲۵

وصیت نمبر ۱۳۲۲۵: مہر جلال الدین ولد مہر گجن قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ساکن ڈوگری گھمان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان کچا قیمتی ۲۰۰/- روپیہ۔ نیز میں کاشتکاری کرتا ہوں جس سے اندازاً ۱۰۰/- روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ آمدنی اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد: مہر جلال الدین نشان انگوٹھا ڈوگری گھمان ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد: عبد السلام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد گکھانوالی

وصیت نمبر ۱۳۳۰۹: محمد صدیق ولد مولا بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۷ الف کوٹھ مہر محمد بوٹا ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت سالانہ آمد کاشتکاری مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد: خورشید الرب چک نمبر ۲۷ الف۔ گواہ شد: [illegible] انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۳۴۳: احسان الٰہی ولد مولوی رحمت علی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا وظیفہ ماہوار مبلغ ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: احسان الٰہی احمد نگر بقلم خود۔ گواہ شد کرم الٰہی برادر موصی گواہ شد: فضل الدین پریذیڈنٹ ناصر آباد

وصیت نمبر ۱۳۳۴۴: انور علی ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت ۱۶ ستمبر ۱۹۲۹ء چک نمبر ۲ ڈاکخانہ چک ۲ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۲۹/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: انور علی چک لالہ بقلم خود۔ گواہ شد: اللہ بخش قائم مقام امیر جماعت احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد: صوفی رحیم بخش پریذیڈنٹ چک لالہ

وصیت نمبر ۱۳۳۶۰: محمد شریف ولد فقیر علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے صرف ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۴۳/- روپے اور الاؤنس مہنگائی مبلغ ۲۶/- روپے کل مبلغ ۱۶۹/- روپے ماہوار آمد ہے۔ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد: محمد شریف بقلم خود گواہ شد نذیر احمد خان سیکرٹری مال منٹگمری۔ گواہ شد: ناصر علی سیکرٹری وصایا منٹگمری

وصیت نمبر ۱۳۳۷۶: رسول بی بی زوجہ چوہدری اللہ دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوئیوال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے سو واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزن پونا تولہ قیمت مبلغ ۷۰/- روپے ہے۔ کل میزان معہ حق مہر ۴۷۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ: رسول بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: اللہ دین خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۳۸۱: محمد صالح نور ولد محمد یامین صاحب قوم چوہان پیشہ وقف زندگی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے صرف مبلغ ۶۵/- روپے گذارہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر کوئی کمی بیشی میری آمد میں ہوئی۔ تو اس کی اطلاع بھی وقتاً فوقتاً دیتا رہوں گا۔ العبد: محمد صالح نور واقف زندگی ربوہ گواہ شد: ناصر الدین دفتر احمدیہ سنڈیکیٹ۔ گواہ شد: رشید الدین واقف زندگی۔

وصیت نمبر ۱۳۳۸۳: غلام فاطمہ زوجہ مستری عنایت اللہ صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لوکے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند کے واجب الادا ہے۔ کلپنے طلائی ۱۰ ماشے قیمتی ۱۳۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: غلام فاطمہ زوجہ عنایت اللہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عنایت اللہ خاوند موصیہ گواہ شد: حکیم محمد خیر دین پنشنر گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۳۸۹: امیر النساء بیگم زوجہ چوہدری غلام حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن لاہور مصری شاہ رحیم روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ۔ زیور طلائی کڑے چار تولے قیمت ۳۵۰/-/- روپے۔ کل میزان ۸۵۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ: امیر النساء بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: غلام حسین خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۳۹۰: ارشاد بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب قوم ٹھکر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کانٹے جس کا وزن اس وقت ایک تولہ ہے۔ اور اس وقت ایک صد روپیہ کے ہیں۔ اور ۲۰۰/- صد روپیہ حق مہر ہے۔ اور خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس مذکورہ بالا رقم کی جو کہ ۳۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ: ارشاد بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: ناصر احمد مبلغ جماعت احمدیہ گواہ شد عبد الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت

وصیت نمبر ۱۳۳۹۱: ناصر احمد ولد محمد امین صاحب قوم درانی پیشہ چوکیدار کالج عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن درگئی ضلع خوست صوبہ کابل حال چوکیدار ٹی۔ آئی کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت تک میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ موجود نہیں۔ والد صاحب کی وفات پر میں اپنے حصہ کی جائداد کی جو مجھے ملے گی۔ میں ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت ۴۰/- روپیہ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار میں ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔
العبد: ناصر احمد بقلم خود
گواہ شد بشیر احمد رفیق بی۔ اے۔ گواہ شد: بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور

فدیۂ صیام بھیجنے والے احباب کی فہرست

جن بھائیوں اور بہنوں نے اس وقت تک فدیۂ صیام اور افطاری یا صدقہ کے واسطے خاکسار کو رقوم بھیجی ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج ہے اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور انہیں ان کے جملہ نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور ان کے فدیہ کو قبول فرمائے۔ آمین۔

فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ ربوہ

(۱) حافظ احمد دین صاحب ڈنگہ — فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
(۲) میاں عبدالرزاق صاحب ربوہ — " " — ۱۵-۰-۰
(۳) قریشی مبارک علی صاحب لاہور — " " — ۱۴-۰-۰
(۴) بلقیس محمود احمد صاحب لاہور — صدقہ — ۲۰-۰-۰
(۵) غلام محمد صاحب لاہور — فدیہ رمضان — ۲۵-۰-۰
(۶) ملک شیر بہادر خانصاحب خوشاب — " " — ۱۴-۰-۰
(۷) اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چک ۲۴۲ ج۔ب — " " — ۱۴-۰-۰
(۸) اہلیہ صاحبہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ — صدقہ — ۲۵-۰-۰
(۹) ملک امام الدین صاحب سمبڑیال۔ بذریعہ جناب افسر صاحب امانت۔ فدیہ رمضان — ۲۰-۰-۰
(۱۰) جناب لعل محمد صاحب صوبیدار۔ بہاولپور — فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
(۱۱) جناب حمید احمد صاحب ربوہ — صدقہ — ۱-۰-۰
(۱۲) شیخ اللہ بخش صاحب لائل پور — فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
(۱۳) اہلیہ صاحبہ " " — " " — ۱۴-۰-۰
(۱۴) چوہدری محمد لطیف صاحب لائل پور — صدقہ — ۱۰-۰-۰
(۱۵) اہلیہ صاحبہ عبدالمنان صاحب چک ۲۴ ج۔ب — فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
(۱۶) جناب سراج الحق صاحب پٹیالہ حال ربوہ — " " — ۱۵-۰-۰
(۱۷) جناب غلام محمد صاحب زرگر سیالکوٹ — افطاری — ۵-۰-۰
(۱۸) جناب خیر الدین صاحب آڑھتی بدوملہی — فدیہ رمضان — ۲۵-۰-۰
(۱۹) چوہدری محمد بوٹا صاحب ربوہ — " " — ۱۴-۰-۰
(۲۰) جناب غلام محمد صاحب صراف (کنڈے والا) سیالکوٹ — " " — ۳۰-۰-۰
(۲۱) جناب بشیر احمد خانصاحب راولپنڈی — " " — ۲۸-۰-۰
(۲۲) سید زین العابدین صاحب لاہور — صدقہ — ۲۰-۰-۰
(۲۳) خواجہ منظور احمد صاحب آڑھتی سرگودھا — فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
(۲۴) جناب احمد الدین صاحب کھیوڑہ — " " — ۱۲-۲-۰
(۲۵) حکیم تفضل حق صاحب بٹالوی۔ لاہور — " " — ۱۵-۰-۰
(۲۶) چوہدری محمد حسین صاحب ملتان — " " — ۱۴-۰-۰
(۲۷) شیخ غلام جیلانی صاحب لاہور — " " — ۲۵-۰-۰
(۲۸) " " " — افطاری — ۵-۰-۰
(۲۹) سید غلام حسین شاہ صاحب کھلوال — فدیہ رمضان — ۱۲-۰-۰
(۳۰) جناب اعظم الدین صاحب وادھن سندھ — " " — ۲۵-۰-۰
(۳۱) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اوکاڑہ — " " — ۲۸-۰-۰
(۳۲) جناب غلام مصطفےٰ صاحب بٹ۔ سیالکوٹ — " " — ۲۵-۰-۰
(۳۳) جناب عبدالرحیم صاحب ٹرنز جہلم بذریعہ محاسب صاحب — " " — ۱۵-۰-۰
(۳۴) چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب کوٹھڑ والہ بار سندھ بذریعہ محاسب صاحب — " — ۲۰-۰-۰
(۳۵) جناب عبدالرحمٰن صاحب کوٹ احمدیاں سندھ — " " — ۲۸-۰-۰
(۳۶) جناب محمد حسن شاہ صاحب سچ۔ چوہدری ننکانہ — " " — ۲۵-۰-۰
(دعا برائے اولاد نرینہ کے خواہشمند ہیں)
(۳۷) جناب غلام حیدر صاحب خوجیانوالہ گجرات — فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
جناب بشیر احمد صاحب ظفرآباد گجرات فدیہ رمضان — ۱۴-۰-۰
(۳۹) جناب محمد ابراہیم صاحب صراف سیکرٹری مال " " — ۱۴-۰-۰
(۴۰) اہلیہ صاحبہ " " " " — ۱۴-۰-۰
(۴۱) مولوی فضل الٰہی صاحب مہاجر قادیان حال شیخوپورہ لاہور " " — ۱۲-۰-۰
(۴۲) جنابہ سلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد متقی حسین صاحب کراچی " " — ۲۵-۰-۰
(۴۳) چوہدری عبداللہ خان صاحب کراچی بذریعہ
(۴۴) عبدالحمید صاحب بذریعہ محاسب صاحب — ۲۵-۰-۰
(۴۵) خواجہ صدیق احمد صاحب سیٹھی۔ بھیرہ امداد لنگر — ۳-۰-۰

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ ۹۴B سال ۱۹۵۱ء درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹

مجاز حسین بشیر حسین نابالغان پسران تیغ علی شاہ بولایت تیغ علی شاہ قوم سید سکنہ دریا مال تحصیل چکوال مدعی

بنام بوٹا رام ریسپانڈنٹ

بنام بوٹا رام ولد بھگوان داس قوم گڈھوک کھتری ساکن خیر تحصیل چکوال تارک الوطن۔ ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ بوٹا رام بدوں پتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۷/۶/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۹/۵/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم — (ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

مہر عدالت ....

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۳-۶۰ سال ۱۹۵۲ء درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹

شاہ نور حسین ولد شاہ محمد حسین قوم سید سکنہ موضع چک عمرا تحصیل چکوال مدعی

بنام دیوا سنگھ ریسپانڈنٹ

بنام

دیوا سنگھ ولد لیشر سنگھ سکنہ چک عمرا حال تارک الوطن ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ دیوا سنگھ بدوں پتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۷/۶/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۹/۵/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم — ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

مہر عدالت ....

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے پاکستان کے وقار اور عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں

احراری مذہب کے نام پر پاکستانیوں کو آپس میں لڑا کر اپنے لئے سیاسی میدان پیدا کرنا چاہتے ہیں

منقول از تنظیم پشاور ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء

حضرت قائد اعظم اور مسلمانان پاک و ہند کے محبوب مطالبۂ پاکستان کے وقت سے لے کر قیام پاکستان کے کافی عرصہ تک ہندوؤں کے اشارہ پر پاکستان قائد اعظم اور مطالبۂ پاکستان کے عامی مسلمانوں کو جو بے نقط اور ان گنت گالیاں جماعت احرار نے سنائی ہیں امید ہے مسلمانان پاکستان ابھی تک انہیں نہ بھولے ہوں گے غرضیکہ پاکستان کے قیام کی مخالفت میں احرار بزرگوں کی ترکش کا زہر میں بجھا ہوا کوئی ایسا تیر باقی نہ رہا تھا جو انہوں نے استعمال نہ کیا۔ پاکستان کا قیام اللہ تعالےٰ کو منظور تھا۔ پاکستان قائم ہوا۔ اور اب انشاء اللہ ٹھوس اور مستحکم بنیادوں پر اس کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ نامعلوم اب اللہ تعالےٰ پاکستان کے مسلمانوں سے ناراض ہو گئے ہیں۔ کہ انہوں نے اب پاکستان کی تخریب کے لئے شاید ایک دوسرے قائد اعظم پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کا کام پہلے سرے سے پاکستان کے قیام کی مخالفت تھا۔ اور اب ان کا کام پاکستان میں رہنے والوں کو آپس میں لڑا کر تخریب پاکستان ہے۔ پیر عطاء اللہ شاہ صاحب پاکستان کے ہر حصہ میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کر کے اپنے آپ کو قائد اعظم ظاہر کر رہے ہیں۔ حالانکہ ختم نبوت کے مسئلے سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے۔ کہ حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ اور اگر کوئی ایسا دعوےٰ کرے۔ تو وہ "غلط کار" اور "جھوٹا" ہے اور مسلمانوں سے نہیں۔ اگر "مرزائی کافر" ہندو کا فردل سے کٹ کر پاکستان کے مومن مسلمانوں کے سایہ میں آ گئے ہیں۔ تو کیا ہمارا اسلام اور آئین ہمیں یہی اجازت دیتا ہے۔ کہ اختلافی عقائد کی بناء پر ہم ایک فرقہ کی زندگی دوبھر کر دیں۔ سادہ لوح جوشیلے مذہب اور اسلام کے نام پر کٹ مرنے اور مارنے والے مسلمانوں کو یہ جوش اور اشتعال دلاتے پھریں۔ کہ مرزائیوں کا قتل کرنا عین ثواب اور اسلام دوستی ہے۔

مرزائیوں سے حضرت شاہ صاحب کو در حقیقت اتنی نفرت ہے یا نہیں۔ البتہ پاکستان سے آپ کی دشمنی مسلمہ ہے۔ آپ لوگ پاکستان کو باہر کی مسلمان دنیا اور جمہوری ممالک میں بدنام تنگ نظر اور غیر اسلامی حکومت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو خود بخود قائد اعظم بن کر تخریب پاکستان کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مرزائی کافر سہی لیکن پاکستان کے باشندے ہیں اور اپنے آپ کو وفادار شہری ظاہر کر رہے ہیں۔ اور حضرت قائد اعظم نے مرزائیوں کے وجود کو پاکستان کے لئے مفید پا کر اکثر موقعوں پر ان سے پاکستان کے لئے امدادیں بھی حاصل کی ہیں اور پاکستان سے اپنا تعلق والنس ثابت کرنے کے لئے اپنے مرکز کو چھوڑنے اور کروڑوں روپیہ کی جائدادیں چھوڑ کر مرزائی کا فردا سے اپنی جانیں پاکستان کی خدمت کے لئے پیش کی ہیں۔ حضرت قائد اعظم نے سر ظفر اللہ کو ایک قابل وفادار پاکستانی سمجھتے ہوئے وزارت خارجہ کا نہایت اہم اور ذمہ دار عہدہ پیش کیا تھا۔ چنانچہ اپنی بے نظیر دماغی صلاحیتوں اور قانونی قابلیتوں کے باعث نہ صرف خود سر ظفر اللہ اقوام عالم میں ہمہ گیر ہر دلعزیزی حاصل کر چکے ہیں۔ بلکہ انہوں نے پاکستان کے وقار اور عزت کو بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ البتہ اگر حکومت کو اب ان کی خدمات کی ضرورت نہ ہو تو ان سے استعفےٰ مانگا جا سکتا ہے۔ اور مرزائیوں کو ایک علیحدہ اور اقلیتی فرقہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی پاکستان کے مرزائیوں کو ان کے عقائد جان و مال کے تحفظ اور دوسرے شہری و ملکی حقوق کی مراعات دینی ہونگی۔

نامعلوم حکومت کن سیاسی مصلحتوں کی بناء پر خاموشی سے قائد اعظم کے تخریبی پروگراموں کا تماشہ دیکھ رہی ہے۔ ہمارے خیال میں اس موقعہ پر حکومت ایک ناقابل تلافی سیاسی غلطی سے کام لے رہی ہے یہی نیا قائد اعظم کل کہے گا۔ جو اسلامی آئین ہم چاہتے تھے۔ پاکستان کے موجودہ حکمران صحیح اسلامی آئین نہیں بنا سکے۔ لہذا جس حکومت کا آئین اسلامی نہ ہو۔ وہ مسلمان حکومت نہیں کہلا سکتی۔ "میں قائد اعظم ہوں" کا خطاب حاصل کر کے جماعت احرار مذہبی جھگڑوں کے ذریعہ تخریب پاکستان کے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ ایک مذہبی جماعت کا لبادہ پہن کر اپنے لئے ایک وسیع سیاسی میدان پیدا کرنا چاہتی ہے۔ پھر ہماری حکومت مذہبی روش

م بہیے ہوئے مسلمانوں کے خیالات و عقائد کا جو احرار اس وقت ان میں پیدا کر رہے ہیں مقابلہ نہ کر سکے گی دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ حکومت اور مسلمانوں کو صحیح معنوں کے اسلامی اور اخلاقی شعور پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے اور چھ دروازوں سے داخل ہونے کی بجائے احرار کے لئے بھی سیاسی اقتدار کی کوئی راہ نکالے۔ تاکہ پاکستان تخریبی سرگرمیوں کا اڈہ بننے سے بچ سکے۔ آمین

روزنامہ "زمیندار" کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ کی سماعت

عدالت عالیہ نے فیصلہ محفوظ رکھا

لاہور ۲ جون۔ آج لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر چیف جسٹس جناب محمد منیر اور جسٹس ایس۔ اے رحمان کے روبرو مقامی روزنامہ "زمیندار" اور مدیر مسئول مولانا اختر علی خان کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ آنریبل ججان نے مدیر زمیندار کے وکیل مولوی غلام محی الدین قصوری کا نقطۂ نگاہ معلوم کرنے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا۔

زمیندار کے خلاف توہین عدالت کا یہ مقدمہ ۱۰ مئی کی اشاعت میں شائع شدہ ایک ایڈیٹوریل نوٹ کی بنا پر دائر کیا گیا ہے۔ اس ایڈیٹوریل نوٹ میں سر امین الدین صحرائی کی رہائی پر تبصرہ کیا گیا تھا۔

آج مقدمہ کی سماعت شروع ہوتے پر وکیل صفائی مولوی غلام محی الدین قصوری نے کہا۔ کہ میرے موکل کو اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ اور وہ عدالت عالیہ سے غیر مشروط معافی مانگتا ہے۔

چیف جسٹس:۔ توہین عدالت کے اقدام کو کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ کہ آئے دن عدالت کی توہین کرو۔ اور پھر بعد میں اظہار افسوس کر کے معافی مانگ لو۔

غلام محی الدین قصوری:۔ جناب والا اختر علی خان اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ یہ قابل اعتراض ایڈیٹوریل نوٹ انکے علم کے بغیر شائع ہو گیا تھا۔ جب ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی۔ تو انہوں نے بلا تامل پہلے صفحہ پر معافی مانگی۔ اور تیسرے دن ایڈیٹوریل نوٹ کے ذریعہ اپنی پوزیشن کی مزید وضاحت کر دی تھی۔

چیف جسٹس:۔ اس قسم کی تحریروں کے نتائج پر غور کیجئے۔ اس ایڈیٹوریل نوٹ میں امین الدین صحرائی کی "حق گوئی" اور "بے باکی" کا تذکرہ کرنے کے بعد اس ہائی کورٹ کے ایک فیصلہ کا توہین آمیز انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر آپ کی یہ رائے ہے۔ کہ ہائی کورٹ کے موجودہ ججان کو درست فیصلے نہیں آتے۔ تو قانوناً اسمبلی کے ذریعہ ہمیں علیحدہ کر دیجئے۔ لیکن جب تک ہم عدالت کی کرسیوں پر فائز ہیں۔ ہم کسی قسم کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔

غلام محی الدین قصوری:۔ جناب والا۔ بعض اوقات سب ایڈیٹر ایڈیٹوریل لکھ دیتا ہے۔ یہ نوٹ بھی کسی ماتحت ایڈیٹر نے اختر علی خان کی اجازت کے بغیر لکھ دیا ہے۔ تاہم اختر علی خان غیر مشروط طور پر اظہار معذرت کر چکے ہیں۔ اس لئے اس غلطی کو نظر انداز کیا جائے۔

چیف جسٹس:۔ اگر عوام میں یہ تاثر پیدا کر دیا جائے۔ کہ ہائی کورٹ میں جائز فیصلے نہیں ہوتے۔ تو اس ملک کا کیا انجام ہوگا۔ جب تک ہم آئین کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ ہم توہین برداشت نہیں کر سکتے۔

غلام محی الدین قصوری۔ جناب والا غلطی ہو گئی ہے۔ آئندہ بہت زیادہ احتیاط کی جائے گی۔

اس مرحلہ پر عدالت عالیہ نے فیصلہ محفوظ رکھنے کا اعلان کیا۔ یہ فیصلہ ۹ جون بروز پیر صادر کیا جائے گا۔ (نوائے وقت ۴ جون ۱۹۵۲ء)

سیکرٹری جماعت اسلامی کا بیان غلط ہے

سیکرٹری والئی سوات کا بیان

پشاور ۲ جون والئی سوات کے سیکرٹری مسٹر شیر دل خان نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے سیکرٹری جماعت اسلامی مسٹر طفیل محمد نے جماعت اسلامی کے ایک کارکن حفیظ محمد کی مفقود الخبری کے متعلق جو بیان جاری کیا ہے۔ وہ غلط اور شر انگیز ہے۔ چیلنج کے طور پر والئی سوات نے سول ملٹری گزٹ لاہور۔ خیبر میل پشاور کے ایڈیٹروں اور لاہور کے دو اردو روزناموں کے ایڈیٹروں کو جو اس بحث میں غیر جانبدار رہے ہیں۔ سوات جانے اور بچشم خود تمام حالات کے مشاہدہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

(آفاق)